جنگِ یورپ اور ہندوستان کا مستقبل

جنگ کی رفتار کا بغور مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ حالات روز بروز نازک سے نازک تر ہوتے جا رہے ہیں۔ جمہوری طاقتوں کے لئے خطرات بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصائب و مشکلات کا دامن پھیلتا جا رہا ہے۔ لیکن بعض عاقبت نااندیش ہندوستانی بالکل بے فکر بیٹھے ہیں۔ اور انہیں متوقع مشکلات کا کوئی احساس نہیں۔ بلکہ ہم نے نہایت افسوس کے ساتھ دیکھا ہے۔ کہ بعض کوتاہ فہم ہٹلر اور جرمنی کی بربریت اور تباہ کاری کی خبریں مزے لے لے کر بیان کرتے اور انہیں جرمنی کی بہادری اور غیر معمولی طاقت کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس لعنت کا وجود دنیا کے ہر ملک کے لئے مضر ہے۔ اور اسے جلد از جلد ختم کرنے کے لئے امکان بھر کوشش کرنا ہر صحیح الدماغ انسان کا فرض ہے۔ ایسے خوفناک وقت میں اہل ہند کا برطانیہ کے ساتھ پورا پورا تعاون نہ کرنا تقاضائے دور اندیشی کے سراسر منافی ہے۔ بے شک ہندوستان کی حفاظت کی اولین ذمہ داری برطانیہ پر ہے۔ اور اسی خیال نے بہت سے ہندوستانیوں کو ہر قسم کے خطرات سے بے نیاز کر رکھا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ خود برطانیہ کے لئے مشکلات پیدا ہو گئیں۔ تو وہ ہندوستان کی حفاظت کس طرح کریگا انگلستان کی طاقت و قوت اسی صورت میں ہندوستان کو خطرات سے محفوظ رکھنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ کہ خود ہندوستانی اپنی پوری قوت کے ساتھ اسے مدد دیں۔ اور اسے انسانیت کے دشمن حریفوں سے عہدہ برآ ہونے کے قابل بنائیں۔

موجودہ جنگ کے آغاز سے قبل برطانوی مدبرین کی تقریروں میں اس طرف اشارے پائے جاتے تھے۔ چنانچہ وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ نے ایک موقعہ پر کہا تھا۔ کہ:-

"اگر اٹلی کی ہوس استعمار نے بحیرہ روم اور مشرق ادنے کو جنگ کا اکھاڑہ بنا لیا۔ تو ہندوستان کو بیرونی حملوں اور داخلی فسادوں کا مقابلہ و انتظام کرنے کے لئے اپنی ہی طاقت و تدبیر پر تکیہ کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اس صورت میں انگلستان سے اسے کسی قسم کی فوجی یا حربی امداد نہیں پہنچ سکے گی۔"

(بحوالہ شہباز ۴ مئی)

اس کے علاوہ مشہور انگریزی اخبار سٹیٹسمین نے حال میں ایک مقالہ افتتاحیہ کی ذیل میں پھر اس طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ:-

"ہمیں اس امر کا حقیقی امکان نظر آ رہا ہے۔ کہ اگر ہندوستان نے اپنی اشد ضروری وحدت اور تباہ کن خطرات کی اہمیت کو بیک وقت محسوس نہ کیا۔ تو برطانیہ یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ کہ اپنے قدح کی خیر منائے۔ اور ہندوستان کو اسی طرح اپنے حال پر چھوڑ دے جس طرح رومیوں نے اپنی مشکلات کے وقت برطانیہ کو اس کی قسمت کے حوالے کر دیا تھا۔"

یہ الفاظ ہر دور اندیش ہندوستانی کو چونکا دینے۔ اور متوقع مشکلات اور خطرات کا احساس کرانے کے لئے کافی ہیں۔ ہندوستان کی خیر اسی میں ہے۔ کہ جنگ میں برطانیہ کو کامیابی حاصل ہو۔ اور اسے شکست کا منہ دیکھنا نہ پڑے۔ بلکہ اس میں کہ اسا پر عارضی طور پر بھی کوئی نازک وقت نہ آئے۔ ورنہ ہندوستان کا جو حشر ہو سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔

ہندوستانی اپنے ملک کی حفاظت کی کس قدر اہلیت رکھتے ہیں۔ یہ امر کسی تبصرہ کا محتاج نہیں۔ سامانِ جنگ میں آج جس قدر ترقی ہو چکی ہے۔ اور نئی نئی ایجادات نے جنگ کی نوعیت میں جو تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ اس کے پیش نظر یہ خیال کہ ہندوستانی جنہیں جنگی ہتھیار پکڑنے کا بھی شعور نہیں۔ بلکہ یہاں تک کہا جا سکتا ہے۔ کہ آج جو آلاتِ حرب و ضرب استعمال کئے جا رہے ہیں۔ ان کا نام بھی اکثر ہندوستانیوں نے نہ سنا ہوگا۔ اور نہ ان کی شکل دیکھی ہوگی۔ کسی خطرہ کا کوئی موثر مقابلہ کر سکیں گے۔ بالکل موہوم ہے۔ لیکن اگر اس مدافعانہ نااہلیت کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو بھی ہندوستانیوں کی اندرونی خلفشار اور فرقہ وار کشمکش اس انتہا کو پہنچی ہوئی ہیں۔ کہ ان سے کسی بیرونی دشمن کے مقابلہ کی توقع بالکل فضول ہے۔ بلکہ کسی بیرونی دشمن سے مقابلہ کی نوبت تو بہت دور کی بات ہے حکومتِ برطانیہ کی گرفت ڈھیلی پڑنے اور اس کے اندر کسی اضمحلال۔ اور ضعف کے آثار ظاہر ہوتے ہی خطرہ ہے

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ہجرت - جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کراچی سے ۵ تاریخ کے خط میں لکھتے ہیں:۔
سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو از سول کچھ بخار ہو گیا تھا کونین کا استعمال کیا گیا۔ اور جلاب بھی دیا گیا۔ آج خدا کے فضل سے طبیعت اچھی ہے حضور کے اہل و عیال اور دیگر خدام بخیر و عافیت ہیں۔
حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔
حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے متعلق ۸ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ شانے کے درد کا دورہ شدید ہوا اور بے قراری بھی رہی لیکن پہلے سے درد کی شدت کم رہی۔ احباب دعا جاری رکھیں:۔
حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب روزانہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا معائنہ فرماتے ہیں۔ ٹیکے اور ناک کی دوا دستور جاری ہے۔ بدن اور سر میں پہلے سے زیادہ طاقت محسوس ہوتی ہے مگر اصل بیماری میں کوئی فرق نہیں پیدا ہوا۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ کے لئے دعا کرتے رہیں۔
حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ہاں آج لڑکی پیدا ہوئی خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

بائیس ہزار طلباء میں سے اول رہنے والا احمدی طالب علم

اب کے پنجاب یونیورسٹی کے میٹرکولیشن کے امتحان میں ۳۰ ہزار طلباء شریک ہوئے جن میں سے ۲۲ ہزار کے قریب پاس ہوئے۔ ان میں سے سب سے اول رہنے والا طالب علم عزیز عبدالسلام ہے۔ جو چودھری محمد حسین صاحب ہیڈ کلرک سررشتہ تعلیم جھنگ کا صاحبزادہ ہے جس نے ۷۶۵ نمبر حاصل کئے۔ ہم عزیز موصوف اور ان کے خاندان کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور خدمت دین کا موقع عطا کرے۔

نتیجہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

امسال تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرکولیشن کے امتحان میں ۶۳ طلباء شریک ہوئے تھے۔ جن میں سے ۴۴ پاس ہوئے۔ ان میں سے ۹ فرسٹ ڈویژن میں ۲۷ سیکنڈ میں اور صرف ۸ تھرڈ ڈویژن میں آئے۔ اور نتیجہ ۷۰ فی صدی رہا۔ ذیل میں پاس ہونے والوں کے نام اور حاصل کردہ نمبر دیئے جاتے ہیں۔

نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر
سلطان صلاح الدین	۴۷۳	شیخ علی	۴۱۲	رشید احمد	۴۶۲	مرزا منور احمد	۴۶۰
سید بشیر احمد	۵۱۲	محمود عبداللہ خاں	۲۵۱	عبدالکریم	۴۲۲	محمد عبداللہ	۴۲۰
مدن لال سیٹھ	۳۲۳	عبدالسمیع ابن مولوی عبدالسلام صاحب عمر	۵۰۴	عبدالسلام ہزاروی	۴۸۴	فضل قادر	۴۵۲
محبوب احمد عرفانی	۴۰۴	عبدالسلام	۳۸۹	ظہور احمد	۴۵۷	محمد افضل	۴۲۳
عزیز الرحمٰن	۴۶۰	سعید احمد	۳۸۹	بشیر الدین الہ دین	۴۰۸	عطاء اللہ	۴۵۷
عبدالغنی	۴۸۴	فیاض احمد	۶۱۶	سلطان احمد قریشی	۳۴۸	سید محمود احمد	۳۹۶
عبدالقیوم	۵۴۹	میاں محمد افضل	۵۵۶	محمد یوسف	۳۷۵	وحید احمد	۳۴۳
اقبال احمد خاں	۵۵۳	سید خورشید احمد	۵۴۴	بشیر احمد	۵۱۵	احمد حسین	۴۲۲
صاحبزادہ مرزا مجید احمد ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب	۴۸۱	محمد یوسف اسمٰعیل	۴۴۲	عبدالقادر رحمانی	۴۲۰	عبدالسلام حیدرآبادی	۵۱۴
بشیر احمد ڈار	۵۶۱	محمد سعید	۴۸۰	سید سلیمان	۴۰۱	میاں عبدالسلام مردانی	۳۲۷
مبارک محمود	۴۵۲	محمد یوسف خاں	۴۶۹	ظفر اللہ خاں	۴۴۸		
				نذیر احمد ساجد	۵۲۳		

نتیجہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان

نصرت گرلز ہائی سکول کی ۹ طالبات میٹرک کے امتحان میں شامل ہوئیں جن میں سے ۷ پاس ہوئیں۔ ان میں سے ۳ فرسٹ ڈویژن اور ۴ سیکنڈ ڈویژن میں آئیں۔ نتیجہ ۸۰ فیصدی کے قریب رہا۔

محمودہ بنت نور محمد صاحب ۵۸۷ — امتہ الحمید بنت مفتی فضل الرحمٰن صاحب ۵۰۳ — سعیدہ بنت میر مہدی حسین صاحب ۵۴۶ — عائشہ بیگم بنت مرزا مہتاب بیگ صاحب ۴۵۴ — طاہرہ بنت ماسٹر محمد طفیل صاحب ۴۸۱ — خالدہ بنت [illegible]

صدر کانگرس مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا ہے۔ کہ "یہ اصول ضرور تسلیم کیا جانا چاہیئے۔ کہ ہندوستان کا آئندہ دستور خود ہندوستانی ہی تیار کریں گے۔ اور اس میں برطانوی مداخلت نہیں ہوگی۔ اگر اس اصول کا فیصلہ ہو گیا تو کانگرس ہندوستان کے دفاع اور اتحادیوں کی امداد کے لئے اپنا پورا زور لگادیگی" گو ان الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کانگرس کے ارباب حل و عقد حالات کی نزاکت کا احساس کرنے لگے ہیں اور ابتدا میں جو کڑی شرائط پیش کر رہے تھے۔ ان میں نرمی پیدا کرنے پر آمادہ ہیں۔ لیکن موجودہ مطالبہ میں بھی حکومت برطانیہ کی ذمہ داریوں کو پیش نظر رکھنا اشد ضروری ہے۔ بے شک دستور سازی ہندوستانیوں کا حق ہے۔ اور انہیں ملنا چاہیئے۔ لیکن اس وقت تک سیاسی میدان میں اس ملک کی اقلیتوں کے ساتھ اکثریت کی طرف سے شدید اور پیہم ناانصافیاں اس امر کی متقاضی ہیں۔ کہ حکومت برطانیہ قطعی طور پر بے دخل نہ ہو۔ عام حالات میں اسے بے شک دخل نہ دینا چاہیئے لیکن کسی اقلیت کے ساتھ اگر انصاف نہ کیا جائے۔ تو پیرامونٹ پاور ہونے کے لحاظ سے عدل و انصاف کے نام پر اسے مداخلت کا حق ہونا چاہیئے۔ اور یہ ایک ایسی ضروری بات ہے۔ کہ اس پر خواہ مخواہ اصرار کرکے ملکی دفاع کے سلسلہ میں پیدا ہونے والی ذمہ داریوں کی ادائیگی سے کوتاہی کرنا نہایت ہی معیوب ہے۔

کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس جون کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہو رہا ہے اور ہر محب وطن کو امید ہے۔ کہ کانگرس ضرور صحیح فیصلہ پر پہونچے گی۔ اور ہندوستان کے دفاع کے سوال پر حکومت برطانیہ پر ایک احسان سمجھ کر غور نہیں کرے گی۔ بلکہ اپنا فرض سمجھ کر۔ کیونکہ یہ ہمارا وطن ہے۔

کہ اس ملک میں ایسی خانہ جنگی کا دروازہ کھل جائے گا۔ کہ مختلف اقوام آپس میں ہی لڑ کر ختم ہو جائیں گی۔ اور ان سب باتوں پر نظر کرتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ ہندوستان کی سلامتی اسی میں ہے۔ کہ حکومت برطانیہ اپنی پوری قوت اور شوکت کے ساتھ قائم رہے۔ اور جو ہندوستانی اپنے ملک کو خانہ جنگی یا دنیا کے استعمار پرستوں کی ہوسناکیوں کا شکار ہونے سے بچانا چاہتے ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ اس کی کامیابی کے لئے حتی المقدور ساعی رہیں۔ اور اہل ملک کو ہر ایسی حرکت سے باز رکھنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ جو حکومت کے لئے کسی کمزوری پر منتج ہونے والی ہو۔ حکومت برطانیہ کے ماتحت اہل ہند جو آئینی ترقی کر چکے ہیں۔ وہ ہمارے آزادی خواہ قلوب کے اطمینان کے لئے کس قدر ناکافی کیوں نہ ہو۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ اس کی حفاظت حکومت برطانیہ کا فولادی پنجہ ہی کر سکتا ہے۔ اگر اس کی گرفت ڈھیلی پڑ جائے۔ تو اس کے ساتھ یہ عمارت جس کی تعمیر پر قریباً دو صدیاں صرف ہو چکی ہیں۔ اور جس کی تیاری میں سینکڑوں وطن پرست اپنی جانیں قربان کر چکے ہیں۔ ہزاروں لاکھوں اپنے آرام و آسائش کو ترک کرکے اپنے آپ کو وقف آلام بنا چکے ہیں۔ اور طرح طرح کی سختیاں جھیل رہے ہیں۔ اور جس پر یہ غریب اور فاقہ کش ملک بلا مبالغہ کروڑوں اور اربوں روپیہ صرف کر چکا ہے۔ دھڑام سے زمین پر آرہیگی اور نہیں کہا جا سکتا۔ کہ نئے حالات کے ماتحت کبھی اس کی بنیاد بھی رکھی جائیگی یا نہیں۔

کانگرس کی سیاسی پالیسی پر نکتہ چینی ہمارا شیوہ نہیں۔ اور ہم نے ہمیشہ اس سے احتراز کیا ہے۔ لیکن وطن دوستی کا تقاضا ہمیں اس پالیسی سے اختلاف کے اظہار پر مجبور کر رہا ہے۔ جو اس نے موجودہ نازک وقت میں حکومت کے متعلق اختیار کر رکھی ہے۔ یونائیٹڈ پریس کے نمائندہ کے سوال کے جواب میں

ویدوں کے رُو سے حضرت مسیح موعود کرشن ثانی کی حقانیت کا ثبوت

"قدوُن" میں مبعوث ہونے والے احمد کی ستائیس علامات

وید میں حضرت کرشن کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی

ماہِ مارچ میں خاکسار کا ایک مضمون "الفضل" میں شائع ہوا تھا۔ جس میں مجمل طور پر بتایا گیا تھا۔ کہ جس طرح عیسائیوں۔ یہودیوں۔ اور مسلمانوں کی مذہبی کتب میں یہ خبر دی گئی ہے۔ کہ آخری زمانہ میں جبکہ ہر ایک بدی پورے زور پر ہوگی۔ ایک مصلح خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوگا۔ اسی طرح ویدک دھرم کی مستند کتب گیتا اور وید سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جب ایمان دُنیا سے مٹ جائے گا۔ اور بے ایمانی ہر طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دے گی۔ اس وقت ایک خدا کا پیارا اوتار دُنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوگا۔ جس کا ایک نام منجملہ اور ناموں کے کرشن بھی ہوگا۔ آج میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ اسی بارہ میں عرض کرتا ہوں۔

پہلی علامت

یاد رہے۔ کہ وید نے اس عظیم الشان رشی کی آمد کا ذکر پوری تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔ اور اس کی علامات ذاتی و زمانی بتائی ہیں۔ چنانچہ اتھرو وید کانڈ ۲۰ سوکت ۵۰ منتر ۱ و ۲ میں لکھا ہے۔ "انسانوں اور روحوں کو حرکت دینے والا وہ کونسا نیا انسان صداقت کی تعریف کرے گا اور کیا اس کے مداح جنت کے وارث نہ ہوں گے۔ صداقت کے طالب اس کے بارے میں غور کرتے ہیں۔ کہ دُنیا کو منور کرنے والا وہ کون رشی ہوگا اسے منور کرنے والے رشی ہماری پکار کو سن۔ حقیقت و اصلیت کے طالبوں کے پاس تو کب آئے گا؟"

ان منتروں میں اس رشی کی آمد کی خبر دیتے ہوئے اس کی یہ علامت بتائی گئی ہے کہ وہ غیر معمولی قوت قدسی اور روحانی تعلیم لے کر آئے گا جس سے انصاف پسند لوگ روحانی ترقیات حاصل کریں گے۔

دوسری و تیسری علامات

دوسری اور تیسری علامت اسی رشی کی سوکت ۵۱ منتر ۲ میں یہ بتائی گئی ہے۔ کہ "روحانیت سے منور کرنے والا وہ رشی سینکڑوں فوجوں کی طرح دلیر ہو کر اکیلا ہی دُنیا کو جیتے گا۔ اور بدوں کو تباہ کرے گا۔ اور پہاڑوں سے نکلنے والے دریاؤں کی طرح اس کی دی ہوئی تعلیم لوگوں کو سیر کرے گی"

اس منتر میں دو علامتیں بتائی گئی ہیں ایک یہ کہ وہ بہادر رشی اکیلا ہی دُنیا کو مذہبی شکست دے گا۔ دوسری یہ کہ اس کی تعلیم اس کے مبلغین کے ذریعہ دور دراز ملکوں میں پہنچے گی۔ تیسری علامت ایک اور اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس کے زمانے میں ایسی سواریاں اور ایسے آلے ایجاد ہو جائیں گے جن کے ذریعہ اپنی آواز کو دور دراز کے ملکوں میں پہونچانا اور خود ان ملکوں میں جلد از جلد پہونچ جانا نہایت آسان ہوگا۔

چوتھی علامت

چوتھی علامت اسی سوکت ۵۱ منتر ۳ میں یہ بتائی گئی ہے۔ کہ "اے لوگو اچھی طرح سے جاننے والے اور اعلیٰ قسم کے دھن و دولت والے اس رشی کی تم پوری پوری عزت اور احترام کرو" اس منتر میں بھی دو علامتیں کنایتاً طور پر بیان کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ ایسے زمانہ میں آئے گا۔ جبکہ دور دراز ملک تک اپنی آواز کا پہونچانا نہایت آسان ہوگا دوسرے یہ کہ وہ رشی چاندی سونے کے بنے ہوئے سکوں کا دھن و دولت دینے کے لئے نہیں آئے گا۔ بلکہ اعلیٰ قسم کا دھن یعنی روحانی دولت دُنیا کو دے گا۔

پانچویں علامت

پانچویں علامت اسی سوکت ۵۱ منتر ۴ میں یہ بتائی گئی ہے۔ کہ "اس رشی کے سینکڑوں ہتھیار (یعنی دلائل) ایسے زبردست ہوں گے کہ انہیں کوئی توڑ نہیں سکے گا" یعنی اس کے پیش کردہ دلائل دُنیا نہ فرداً فرداً اور نہ ہی من حیث المجموع توڑ سکے گی۔

چھٹی علامت

چھٹی علامت اسی رشی کی سوکت ۹۵ منتر ۱ میں یہ بتائی گئی ہے کہ معرفت اور اعمال میں سب سے آگے بڑھے ہوئے اور دشمنوں کو ناکام کرنے والے اور جنگوں کو تباہ یعنی ختم کرنے والے نیک لوگ اس رشی کو آپس میں مل کر حکومت کے لئے منتخب کریں گے یعنی اسے امام بنائیں گے۔ اور اس کی امامت کو مشہور کریں گے۔ اس منتر میں اس رشی کے متعلق حسب ذیل باتیں بتائی گئی ہیں (۱) وہ نیکی میں سب لوگوں سے آگے بڑھا ہوا ہوگا۔ (۲) وہ ایسے وقت میں آئیگا جبکہ مذہب کے معاملہ میں آزادی ہوگی یعنی جو مذہب چاہے۔ کوئی قبول کرے اور مذہبی پرچار کے لئے تلوار سے جنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۳) وہ رشی اپنے دشمنوں کو ہتھیاروں کے سوا کسی خاص طریق (جس کی تفصیل آگے آئیگی) سے ہلاک کرے گا۔ (۴) شریف لوگ اس رشی کو اپنا امام بنائیں گے (۵) اس کی بیعت کرنے کے بعد اس کی امامت اور تبلیغ کو دوسروں تک پہونچائیں گے۔

ساتویں علامت

ساتویں علامت اس رشی کی سوکت ۹۵ منتر ۱ میں یہ بتائی گئی ہے کہ "اے دوستو اور روحانیت سے منور کرنے والے اس رشی کی تم تعریف کرو جو کہ اکیلا ہی سب انسانوں کو جیت لے گا" اس منتر میں کسی خاص اور عظیم الشان مقابلے کی طرف اشارہ ہے جس میں سب مذاہب کے بڑے بڑے علماء اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کر کے اور اپنے مذہب کو باقی سب مذاہب سے افضل ثابت کرنے کے لئے جمع ہوں گے۔ اور اس عظیم الشان دنگل میں فتح اور کامیابی اسی رشی کی ہی ہوگی۔

آٹھویں علامت

آٹھویں علامت اس رشی کی سوکت ۶۷ منتر ۱ میں یہ بتائی گئی ہے۔ کہ "حقیقت و اصلیت کو ظاہر کرتا ہوا وہ رشی جوش میں آکر بلاؤں ہلاکت اور تباہی کو استعمال کرے گا۔ یعنی اس تباہی سے چاروں طرف پھیلے ہوئے اپنے دشمنوں کو وہ تباہ کرے گا" اس منتر میں "جھبہ" کا لفظ ہے جس کے معنے ہیں۔ تپ دق اور سل سے ہونے والی تباہ کن کھانسی۔ زلازل اور جنگوں اور خطرناک وباؤں اور قحط سالی سے ہونے والی غیر معمولی تباہی اور ہلاکت اس کے علاوہ ہر قسم کی خطرناک تباہی بھی اسی میں شامل ہے حاصل یہ کہ یہ لفظ ہر غیر معمولی تباہی پر بولا جاتا ہے نتیجہ یہ نکلا۔ کہ اس رشی کے وقت اس کی دعاؤں سے غیر معمولی وبائیں اور خطرناک زلزلے آئیں گے۔ اسی طرح جنگ۔ اور قحط سالی سے دُنیا تباہ ہوگی۔

نویں علامت

نویں علامت اس رشی کی سوکت ۶۷ منتر ۳ میں یہ بتائی گئی ہے کہ "خوف پیدا کرنے والی اور ہلاکت سے پکڑنے والی اس آگ کو بھی میں مانتا ہوں۔ جو چمکیلی آگ اپنی طاقت سے بلندی میں بہنے والی (ہوا وغیرہ) چیزوں میں سے بڑتی ہوئی اوپر سے یوں نیچے کو آئے گی جیسے یگیہ کی آگ روشن ہونے کے بعد ہون کئے ہوئے گھی کو جاتی ہوئی اس کی طرف آتی ہے" اس منتر میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس رشی کے وقت آگ جیسی چمکدار چیز بلندی سے نیچے گرے گی جسے دیکھ کر لوگ ڈر جائیں گے۔

دسویں علامت

دسویں علامت اس رشی کی یہ بتائی گئی ہے ملاحظہ ہو کانڈ ۲ سوکت ۶۹ منتر ۷ "نہیں مٹایا جا سکتا ہے۔ یعنی نہیں روکا گیا ہے نائب ہونا جس کا۔ ایسا وہ رشی اپنے گیان کو ہی استعمال کرے گا" اس منتر میں تین علامتیں بتائی گئی ہیں۔ (۱) وہ رشی کسی دوسرے رشی کا نائب ہوگا۔ (۲) لوگ اس کی نیابت کو روکنے کی کوشش کریں گے۔ مگر ان کی کوششیں کامیاب نہ ہوں گی۔ آخر اس کی نیابت کو سعید روحیں تسلیم کریں گی۔ (۳) وہ اپنے روحانی علم کو ہی استعمال کرے گا۔ یعنی اس کے ہاتھ میں تلوار نہیں ہوگی۔ بلکہ تلوار کا کام وہ اپنے علم سے لے گا۔

گیارھویں علامت

گیارھویں علامت سوکت ۶۹ منتر ۶ میں یہ بتائی ہے "وہ کون ہوگا جو کہ محض اپنے کلام سے ہی اپنے خلاف بولنے والوں اور دلآزار کلمات بولنے والوں اور بُرے کاموں کو تباہ کرے گا"

اس منتر میں اس رشی کی یہ علامت بتائی گئی ہے۔ کہ اس کے ہاتھ میں تلوار نہیں ہوگی۔ بلکہ وُہ اپنے کلام یعنی دعاؤں سے دشمنوں کو تباہ کرے گا۔ اور اپنے اقوال سے وہ بُرائیوں کو مٹا دے گا۔

بارھویں علامت

بارھویں علامت اس رشی کی سوکت ۷۷ منتر ۶ میں یہ بتائی گئی ہے

"وہ طاقتور اور عالم رشی اپنے ایسے بے نفس دوستوں کے ساتھ مل کر جو کہ اپنے اقوال سے پتھروں کو پھاڑیں گے۔ اور انہیں اپنی خواہشات پر پورا قابو اور غلبہ ہوگا۔ ان کاموں کو پھیلائے گا۔ جو کہ لوگوں کے لئے مفید ہوں"

اس منتر میں بتایا گیا ہے۔ کہ بڑے بڑے لیکچرار اور اعلےٰ درجے کی قوت بیانیہ کے مالک لوگ اس کی بیعت کرینگے اور یہ کہ وُہ رشی اور اس کے متبعین وسیع پیمانہ پر تبلیغ کرینگے۔

تیرھویں علامت

تیرھویں علامت سوکت ۹۷ منتر ۲ میں یہ بتائی گئی ہے۔ کہ "اس کو رد کرنے والے اس کے مخالف ان بھیڑیوں جیسے ہوں گے جو کہ بھیڑوں کو پھاڑا کرتے ہیں۔" اس منتر میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس رشی کے مخالف لوگ پرلے درجہ کے بے انصاف اور ظالم طبع ہوں گے۔ یعنی دلائل کے رو سے اس کے مقابلہ کی طاقت نہ رکھتے ہوئے محض ظالمانہ رویہ اختیار کریں گے۔ تاکہ اس رشی اور اس کے متبعین کو تکالیف پہنچائیں۔

چودھویں علامت

چودھویں علامت اسی سوکت نمبر ۹۷ منتر ۳ میں اس عظیم الشان رشی کی یہ بتائی گئی ہے۔ کہ "اس رشی کا بہادری دکھلانے کا مقام قدون ہی پوری طرح سے بتایا گیا ہے۔ اس کے حیرت انگیز کاموں کے باعث اس کی شہرت کو کون نہیں سنے گا۔ یعنی سب سنیں گے۔" اس منتر میں بھی دو باتیں بتائی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ اس رشی کے مرکز کا نام قدون ہوگا۔ دوسرے یہ کہ اس کی شہرت دور دراز تک ہو جائیگی۔

پندرھویں علامت

پندرھویں علامت اس رشی کی سوکت ۱۱۵ منتر ۱ و ۲ میں یہ بتائی گئی ہے "احمد ہی فی الحقیقت عقل کے ساتھ اپنے روحانی باپ کی لائی ہوئی صداقت کو پکڑیگا۔ اور وُہ یہ کہے گا۔ کہ اے لوگو اس صداقت کے باعث میں تم میں سورج جیسا پیدا ہُوا ہوں۔ اور اسی اپنے روحانی باپ کی تعلیم سے میں اپنے اقوال کو مزین کرتا ہوں جس سے کہ میں خود بھی طاقت حاصل کرتا ہوں۔" ان دونو منتروں میں اس رشی کے متعلق یہ باتیں بتائی گئی ہیں۔ کہ (۱) قدون میں آنے والے رشی کا نام احمد ہوگا (۲) وہ کسی نبی کا تابع اور نائب ہوگا۔ اور یہ بات وہ صاف لفظوں میں کہے گا۔ کہ میری اپنی کوئی شریعت نہیں۔ بلکہ میں تو اسی بڑے رشی کی تعلیم کو پیش کرتا ہوں۔ جس کا میں نائب ہوں۔ اور اسی اعلےٰ تعلیم کے باعث میں سورج کیطرح منور کرنیوالا ہوگیا ہوں

سولھویں علامت

سولھویں علامت اس رشی کی سوکت ۱۳۱ منتر ۷ و ۸ میں یہ بتائی گئی ہے۔ "روحانیت سے منور کرنے والا اور لوگوں کی خوشی کے لئے خود دکھ اٹھانیوالا وہ رشی بہت سے آدمیوں کے ساتھ عدوالی ندی کے پاس ٹھہریگا۔ اور وہ اپنی عقل اور اپنے کاموں سے ہانپتے ہوئے انسانوں کو بچائیگا۔ اور بروں کو دُور کریگا۔" یعنی اس کرشن کو عدوالی ندی کے پاس آسمان سے اڑتی ہوئی چیز کیطرح دیکھا جائیگا۔ ان دونوں منتروں میں اس رشی کی یہ علامات بیان کی گئی ہیں (۱) اس کا نام کرشن بھی ہوگا (۲) ہزاروں لوگ اسکی بیعت کرینگے اور وُہ اپنے اصلی وطنوں کو چھوڑ کر اس رشی کے مرکز یعنی قدون میں آ کر رہائش اختیار کرلیں گے۔ (۳) وہ رشی کسی ایسے دریا کے پاس ہوگا یعنی قدون کے قریب کوئی ایسا دریا ہوگا۔ جو دو علاقوں کی حد مانا جاتا ہوگا۔ (۴) وہ رشی دکھوں سے ہانپنے والوں یعنی غربا کی مدد کریگا۔ اور بُروں کو دُور کرے گا۔

بھگوت گیتا میں بھی شری کرشن بھگوان نے فرمایا ہے "جب جب ایمان دنیا سے مٹ جاتا ہے۔ اور بے ایمانی ہر طرف پھیل جاتی ہے۔ تب بے ایمانی کو مٹانے اور ایمان قائم کرنے کے لئے نیکوں کی حفاظت کرنے اور بروں کی تباہی کے لئے یُگ یُگ پر ایک کرشن آتا ہے۔"

ناظرین کرام یہ جو ایک عظیم الشان رشی کی بظاہر سولہ اور فی الحقیقت بیس سے بھی زیادہ علامات وید مقدس سے پیش کی گئی ہیں۔ اب ہم دکھاتے ہیں۔ کہ یہ سب کی سب حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام میں پائی جاتی ہیں۔ جنہوں نے قادیان میں مامور من اللہ ہونے کا دعوےٰ کیا۔

(۱) آپ وہ قوت قدسیہ اور اعلےٰ درجہ کی روحانی تعلیم لے کر آئے۔ جس کے باعث نہ صرف مسلمانوں بلکہ ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں میں سے بھی سعید انسانوں نے معجزانہ طور پر روحانی ترقی کی۔ اور بہت سے دلوں کے گند دُور کرکے آپ نے انہیں باخدا بلکہ خدا نما بنادیا۔ (۲) آپ نے سب اہل مذاہب کو مقابلہ کا چیلنج دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ اکثر تو مارے خوف کے مقابلہ کی جرأت نہ کرسکے۔ اور بعض جو مقابلہ کے لئے آئے انہیں آپ نے شکست فاش دی۔ آپ کی تصنیفات دیکھنے سے آپ کے ان کارناموں کا پتہ چل سکتا ہے (۳) آپ کے مبلغین نے آپ کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک اس خوبی سے پہونچایا۔ کہ آج کوئی ایسا ملک نہیں جہاں آپ کے ماننے والے نہ ہوں۔ (۴) آپ ایسے وقت میں آئے۔ جبکہ ریڈیو تار وغیرہ ایسے آلے ایجاد ہوچکے ہیں۔ جن کے ذریعہ دوسروں تک آواز پہونچانا نہایت آسان ہے۔ اسی طرح ریل گاڑی موٹر اور ہوائی جہاز وغیرہ کئی ایسی سواریاں ایجاد ہوچکی ہیں۔ جن کے ذریعہ دور دراز کا سفر بہت جلد طے ہوسکتا ہے (۵) آپ دنیوی مال و دولت لے کر نہیں آئے بلکہ وہ ایمانی دولت لیکر آئے جس کے سامنے دنیوی دولت کی کوئی حقیقت ہی نہیں (۶) آپ نے اپنی صداقت کے وہ دلائل پیش کئے جنکو کوئی نہ توڑ سکا۔ اور لطف یہ کہ آپ نے ہزارہا روپے کے انعامات مقرر فرما کر چیلنج دے۔ مثلاً یہ کہ دس ہزار روپیہ اسے دیا جائے گا۔ جو اتنے ہی دلائل اپنی کتاب کی حقانیت کے لئے پیش کرے جتنے کہ میں قرآن کی حقانیت میں پیش کردوں (۲) جو شخص توفی کے معنی جبکہ یہ باب تفعل سے ہو اور اللہ فاعل اور کوئی ذی روح چیز مفعول ہو۔ قبض روح کے علاوہ کوئی اور ثابت کرے اسے دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اسی طرح اور بہت سے مواقع پر آپ نے انعامات مقرر فرمائے۔ مگر خدا نے آپ کی ایسی تائید فرمائی۔ کہ کوئی شخص آپ کے دلائل کو نہ توڑ سکا۔

(۷) آپ تقوےٰ و طہارت اور عبادت الٰہی میں یہاں تک بڑھے ہوئے تھے کہ آپ کے مخالف بھی اس بات کا اقرار کرتے تھے۔ کہ دعا میں ہم سب مل کر بھی اس اکیلے کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔

(۸) آپ ایسے وقت میں آئے جبکہ ہر انسان کو مذہبی آزادی حاصل تھی۔

(۹) آپ نے ہتھیاروں سے نہیں بلکہ دعاؤں سے اپنے دشمنوں کو تباہ کیا۔

(۱۰) آپکو آپکے متبعین نے اپنا امام تسلیم کیا۔ اور کہا کہ ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر ٭ تم مسیحا بنو خدا کے لئے

(۱۱) پھر آپ کی اس مذہبی بادشاہت کا اعلان آپ کے متبعین نے سارے جہان میں کیا۔

(۱۲) ۱۸۹۶ء میں لاہور میں ایک ایسا عظیم الشان جلسہ ہُوا جس میں سب مذاہب کے بڑے بڑے علما اپنے اپنے مذہب کو سب مذاہب سے اعلےٰ ثابت کرنے کی غرض سے آئے۔ اتنے بڑے عظیم الشان مذہبی دنگل میں حضرت مرزا صاحب کو وہ شاندار فتح اور کامیابی حاصل ہوئی۔ کہ جس کا اقرار ہر مذہب و ملت کے معززین نے کیا۔ اور پریذیڈنٹ جلسہ جو کہ غیر مسلم تھے انہوں نے بلند آواز سے حضرت مرزا صاحب کی فتح کا اعلان کیا۔

(۱۳) آپکے دشمنوں نے جب حد سے زیادہ تکالیف آپکو پہنچانی شروع کیں۔ تو اس وقت حضور نے بددعا کی اور اعلان کیا کہ دنیا میں مہلک بیماریاں آئینگی زلزلے آئینگے اور تباہ کن جنگیں ہونگی۔ چنانچہ آپکے اس اعلان کے بعد طاعون آئی زلزلے آئے اور وہ جنگ عظیم بھی ہوئی جس سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسان تباہ ہوگئے۔ اور آجکل پھر نہایت خطرناک جنگ شروع ہے۔ (۱۴) آپکے زمانہ میں ایک عظیم الشان آگ آسمان سے نازل ہوئی۔ جو کہ کئی ملک میں دکھائی دی جسکے متعلق اس وقت بڑے بڑے ہندوستانی اخبارات مثلاً

سول اینڈ ملٹری گزٹ وغیرہ نے لکھا یہ آگ ۱۹۰۷ء میں آسمان سے اترتی ہوئی نہ صرف ایک مقام پر بلکہ مختلف جگہوں میں دیکھی گئی۔

(۱۵) آپ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب تھے۔ آپ نے فرمایا "میں اس کا نائب ہوں۔ جو کہ ہر اعتبار سے کامل انسان تھا۔ اور پھر فرمایا کل برکت من محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ سب برکات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت کے باعث ہی ہیں۔

(۱۶) مخالفین نے آپ کی اس سچی نیابت کو مٹانا چاہا۔ مگر آخر وہ ناکام ہوئے۔ اور آپ کی نیابت مقبول ہوئی۔

(۱۷) آپ نے تلوار کی بجائے اپنے قلم سے وہ کام کیا۔ کہ ہزاروں تلواریں مل کر بھی وہ کام نہیں کر سکتیں۔ حضور خود بھی فرماتے ہیں۔ ؎

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

(۱۸) آپ نے تلوار نہیں۔ بلکہ اپنے کلام یعنی دعاؤں سے گند اچھالنے والے دشمنوں کو تباہ کیا۔

(۱۹) بڑے بڑے قابل اور عالم لوگوں نے آپ کی بیعت کی۔ اور بیعت کرنے کے بعد انہوں نے دور دراز ملکوں میں جا کر آپ کا پیغام لوگوں کو پہنچایا۔

(۲۰) آپ کے مخالفین نے جس ظلم اور درندگی کا ثبوت دیا۔ اس کی مثال ملنی بہت مشکل ہے۔ آپ کے متبعین کو جان سے مارنے کو انہوں نے نیکی اور قابل تحسین فعل قرار دیا ایسا ہی بعض مولوی کہلانے والوں نے آپ کے متبعین کی عورتوں۔ اور ان کے مالوں کے لوٹنے کے جواز کا فتویٰ دے دیا۔ اس کے علاوہ آپ کو اور آپ کے متبعین کو گالیاں دینا۔ اور ہر قسم کی تکالیف پہونچا انہوں نے کار ثواب سمجھا۔ اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ آپ کے مخالفین خونخوار بھیڑیوں سے کسی صورت میں بھی کم نہ تھے۔

(۲۱) حضرت مرزا صاحب کا جائے مسکن "قادیان" ہے۔ جس کا نام وید نے قدون بتایا ہے۔ زبانوں کے اختلاف کی وجہ سے یہ اختلاف قابل اعتراض نہیں۔ کیونکہ ستلج کا نام سنسکرت زبان میں شتُندریٔ۔ اور بیاس کا نام وپاٹ اور بنارس کا وَرُونَاسی۔ اور پٹنہ کا نام پاٹلی پتر اور کلکتہ کا نام کلی کاتا ہے۔

(۲۲) آپ کو خدا نے وہ شہرت دی کہ آج دنیا کے ہر ملک میں آپ کے نام لیوا موجود ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے مخالفوں میں بھی آپ کی غیر معمولی شہرت ہے۔

(۲۳) آپ کا نام احمدؐ تھا جیسا کہ آپ نے خود فرمایا ہے

"گر نہ ہوتا نام احمدؐ جس پہ میرا سب مدار"

اس کے علاوہ کئی الہاموں میں بھی آپ کا نام احمدؐ آتا ہے۔ جیسے ایک الہام ہے۔

بورکت یا احمدُ۔

(۲۴) آپ نے صاف فرمایا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تعلیم کو لے کر آیا ہوں اور اسی سے منور ہوں۔ جیسا کہ فرماتے ہیں ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

پھر فرماتے ہیں ؎

مَیں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
مَیں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

(۲۵) آپ نے صاف طور پر اعلان فرمایا کہ "مَیں وہ کرشن ہوں جس کی بابت ہندوؤں کی کتب میں پیشگوئی موجود ہے" آپ کا ایک الہام بھی ہے کہ "ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی ہے" پھر لیکچر سیالکوٹ میں آپ نے صاف طور پر فرمایا کہ:۔ "ہندوؤں کے لئے خدا نے مجھے کرشن اوتار بنا کر بھیجا ہے"

(۲۶) ہزاروں لوگوں نے آپ کی بیعت کی اور پھر سینکڑوں آپ کے متبعین نے اپنے اصلی وطن ترک کر کے آپ کے مقدس مقام پر آ کر رہائش اختیار کی۔

(۲۷) آپ کا جائے مسکن دریائے بیاس کے پاس ہے۔ جو علاقہ ضلع گورداسپور اور علاقہ ضلع ہوشیارپور کی ایسی حد ہے۔ کہ اس دریا کے علاوہ ان دونوں علاقوں کی اور کوئی حد نہیں۔ یہ غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ کلکتہ کے پاس دریائے گنگا ہے۔ مگر وہ حد والی ندی نہیں۔ کیونکہ دریا کے دونوں طرف کلکتہ کی ہی زمین ہے۔ بنارس کے پاس گنگا موجود ہے۔ مگر وہاں بھی وہ "حد والی" ندی نہیں۔ کیونکہ اس کے دونو جانب بنارس ہی کی زمین ہے۔ اسی طرح الہ آباد سے پاس گنگا اور جمنا دونو ملکر موجود ہے۔ لکھنو کے پاس دریائے گومتی موجود ہے آگرہ اور دہلی کے پاس دریائے جمنا موجود ہے۔ درگاوتی کے پاس دریائے کرم ناسا موجود ہے۔ مگر ان مذکورہ بالا دریاؤں میں ایک دریا بھی "حد والی ندی" نہیں۔ کیونکہ جہاں جہاں یہ دریا ہیں وہاں دونوں طرف ایک ہی شہر کی زمین موجود ہے مگر دریائے بیاس ایسا دریا ہے۔ جو علاقہ ضلع ہوشیارپور اور علاقہ ضلع گورداسپور کی ایک ایسی حد ہے۔ کہ اس کے علاوہ مذکورہ بالا دونوں علاقوں کی اور کوئی حد نہیں۔ اور یہ ایک ایسی حد ہے جسے تعلیم یافتہ لوگوں کے علاوہ دیہاتی کسان بلکہ ان کی عورتیں بھی جانتی ہیں۔ کہ بیاس کا مشرقی علاقہ ضلع ہوشیارپور اور بیاس کا مغربی کنارہ علاقہ ضلع گورداسپور ہے۔

اے میرے عزیز ہندو بھائیو!

وہ شری کرشن بھگوان جن کی آمد کے لئے آپ رات دن بیتاب تھے۔ وہ وید مقدس کی بتائی ہوئی علامات کے ساتھ قادیان میں آیا۔ اور ہزاروں نہیں لاکھوں سعید الفطرت انسانوں نے اسے قبول کیا۔ آپ سب سے ہماری التجا ہے۔ کہ اس پر ایمان لائیں۔ تا دونوں جہانوں میں بھلا ہو۔ ممکن ہے آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہو۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو مسلمان تھے۔ وہ بھلا کیسے کرشن بن گئے۔ کیونکہ کرشن تو ہندوؤں میں سے ہوگا۔ سو یاد رہے۔ کہ یہ شبہ صحیح نہیں۔ کیونکہ گوکل بندرابن متھرا میں آنے والے شری کرشن بھگوان نے گیتا میں اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے "جنہوں نے نفسانی خواہشات دنیاوی خوف اور غصے کو بالکل چھوڑ کر میرے کام کئے۔ اور روحانیت و عبادت الٰہی سے اپنے آپ کو پاک کیا۔ ایسے بہت سے لوگ کرشن پن کو پا چکے ہیں یعنی میرے والے مقام کو حاصل کر چکے ہیں" اس شلوک میں صاف طور پر اس بات کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ کہ کرشن بننے کے لئے ہندو ہونا شرط نہیں۔ بلکہ یہ خیال کرنا کہ "کرشن ہندوؤں میں سے ہوگا" حضرت کرشن بھگوان کے واضح ارشاد کی خلاف ورزی ہے۔

خاکسار ۔ ناصر الدین عبد اللہ پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

ضروری اعلان

قریشی میر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال کو دیہاتی جماعتہائے احمدیہ اضلاع لاہور۔ منٹگمری۔ جھنگ کے معائنہ کے لئے بھجوایا جا رہا ہے۔ احباب جماعت ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

تقرر

موضع دودھرائے (بشمول چکڑیاں وکٹنگ) ضلع گجرات میں جماعت مقرر کی گئی ہے۔ اس جماعت کے لئے چوہدری جلال الدین صاحب کو سیکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ستر کتب کا سیٹ مفت حاصل کرنیکا نادر موقعہ

جو دوست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ستر کتب کا سیٹ جس کی قیمت مبلغ پچیس روپیہ ہے مفت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ ان کے لئے بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے یہ سہولت مہیا کی ہے کہ اگر وہ حضور علیہ السلام کی ستر کتب کے سیٹوں کے دس خریدار بنائیں گے۔ تو انہیں ایک سیٹ مفت دیا جائیگا۔ شائقین جلد سے جلد اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد سلسلہ خلافت

(۱)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ظہور

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب بالخصوص شہادت القرآن تحفہ گولڑویہ اور خطبہ الہامیہ میں بیان فرمایا ہے۔ کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو ظہور اللہ تعالےٰ کے ہاں مقدر تھے ظہور اول اسم محمدؐ اور ظہور دوم اسم احمد کے ماتحت۔

ظہور اول جو اسم محمد کے ماتحت تھا۔ وہ آج سے قریباً چودہ سو سال قبل مکہ معظمہ میں ہوا۔ اور خلافت محمدیہ جو آپ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضؓ سے شروع ہوئی۔ وہ حضرت احمد مسیح موعود علیہ السلام پر ختم ہوئی۔ بموجب آیات قرآنیہ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً (مزمل) اور وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم (سورۃ النور) واقع ہوئی۔ یعنی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام امت موسویہ میں شارع رسول تھے اور ان کے بعد تا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خلافت موسویہ جاری رہی اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان بارہ خلفاء ہوئے اور تیرھواں اس سلسلہ کا خاتم الخلفاء حضرت عیسیٰ ہوئے۔ اسی طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم شارع رسول ہیں۔ اور آپ کے بعد تا زمانہ حضرت احمد مسیح موعود علیہ السلام خلافت محمدیہ جاری رہی۔ اور حضرت محمد اور حضرت احمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کے درمیان بارہ خلفاء ہوئے۔ اور تیرھویں خاتم الخلفاء حضرت احمد مسیح موعود علیہ السلام ہوئے۔ مندرجہ بالا آیات میں لفظ کما کی اسی قدر مشابہت مقصود تھی۔ ورنہ قرآن کریم نے نہ یہ بتایا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت یوشع خلیفہ اول ہوئے اور نہ یہ بتایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر رضؓ خلیفہ اول ہو گئے۔ نام لے کر کسی خلیفہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور اگر کوئی یہ مانتا ہے تو بار ثبوت اس کے ذمہ ہے۔

قدرت اولیٰ کے مظاہر

حضرت موسیٰ عؑ اور حضرت عیسیٰ عؑ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مظاہر قدرت اولیٰ تھے۔ اور ان کے بعد ان کے جانشین مظاہر قدرت ثانیہ تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کا سلسلہ مسلم بین الفریقین ہے۔ اور حضرت عیسیٰ عؑ کے بعد سلسلہ خلافت کا اجراء عیسائیوں کو مسلم ہے۔ چنانچہ متی ۱۶/۱۸ سے جس میں حضرت مسیح کہتے ہیں کہ تو پطرس ہے اور میں اس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا۔ عیسائی پطرس کی خلافت کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ اور رومن کیتھولک بھی خلافت کے قائل ہیں۔ بہرحال یہ امر ثابت شدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بھی سلسلہ خلافت جاری ہوا۔

آخرین میں بعثت نبویؐ

ظہور ثانی جو اسم احمدؐ کے ماتحت تیرھویں صدی ہجری میں حضرت احمد قادیانی کی صورت میں ہوا۔ آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم کے ماتحت ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک غلطی کے ازالہ میں فرماتے ہیں۔ میں وہی خاتم الانبیاء ہوں جو بروز ثانی کی شکل میں جلوہ گر ہوا۔ پس جس طرح خاتم الانبیاء کا ایک دور خلافت خلافت محمدیہ کہلایا۔ اسی طرح آخرین میں بھی دور خلافت کا ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ آیت وآخرین منھم کے رو سے آپ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے مظہر کامل ہیں۔ پس جس طرح صحابہؓ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم میں خلافت قائم ہوئی۔ صحابہ احمد میں بھی خلافت کا ہونا ضروری تھا۔

پھر خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے ثلۃ من الاولین وثلۃ من الاخرین اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ کہ لا ادری اولہ خیر ام آخرہ۔ کہ میں نہیں جانتا برکات اور انعامات اور کمالات کے لحاظ سے اولین (صحابہ اولیٰ) بہترین ہیں یا آخرین (صحابہ اخریٰ) پس یہ کیونکر مانا جا سکتا ہے کہ صحابہ اولیٰ میں تو آیت استخلاف کے ماتحت خلافت محمدیہ کا وجود مسلم ہو۔ مگر صحابہ اخریٰ میں آیت استخلاف کا وعدہ پورا نہ ہو۔ اگر ظہور اول کے مقاصد کی تکمیل کے واسطے خلافت محمدیہ کا وجود ضروری تھا۔ تو یہ کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ کہ ظہور ثانی کے تکمیل مقاصد کے لئے خلافت احمدیہ کا وجود نہ ہو۔

الوصیت میں خلافت کا ذکر

حضرت احمد علیہ السلام نے الوصیت میں صاف فرمایا ہے۔ کہ ہر نبی کے زمانہ میں خدا تعالےٰ دو قسم کی قدرت ظاہر کیا کرتا ہے۔ قدرت اول خود نبیوں کا اپنا وجود ہوتا ہے۔ اور قدرت ثانی خلفاء کا وجود ہوتا ہے۔ قدرت اول صرف تخم ریزی کرتی ہے۔ اور قدرت ثانی اس تخم کی آبیاری اور حفاظت کرتی ہے۔ جس طرح حضرت موسیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدرت اولیٰ تھے۔ ان کی وفات کے بعد حضرت یوشع بن نون اور حضرت ابو بکر صدیق رضؓ قدرت ثانیہ کا ظہور تھے سلسلہ خلافت موسویہ حضرت یوشع بن نون کے بعد سے برابر جاری رہا۔ اور تیرہ سو سال میں تیرہ خلفاء امت موسویہ میں ہوئے جن کا آخری خلیفہ حضرت عیسیٰ مسیح موعود خاتم الخلفاء ہوا۔ اسی طرح سلسلہ خلافت محمدیہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد جاری رہا۔ اور تیرہ سو سال میں تیرہ خلفاء امت محمدیہ میں ہوئے اور آخری خلیفہ حضرت احمد مسیح موعود علیہ السلام خاتم الخلفاء ہوا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ یہ امر صرف حضرت موسیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ تک محدود اور مختص نہیں۔ بلکہ حضرت عیسیٰ عؑ کے بعد بھی اسی سنت اللہ نے کام کیا۔ جیسا کہ فرماتے ہیں۔ "ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا"۔ (الوصیت) بالفاظ دیگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی سلسلہ خلافت جاری ہوا اور آپ فرماتے ہیں کہ میرے بعد بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ خدا اپنی قدیم سنت کو ترک کرے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل بروز ہونے کا نتیجہ

یہ امر بھی یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اگرچہ مثیل عیسیٰ ہیں۔ مگر آپ کا اصل مقام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز تام ہے۔ پس آپ کے بعد ان امور کے ظہور کا وعدہ ہے جو صحابہ کرام سے پیش آئے۔ نہ ان امور کا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کو پیش آئے کیونکہ آپ نے صاف کہا ہے۔ ؎

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

یہ نہیں فرمایا کہ حواریوں سے ملا جب مجھ کو پایا۔ اور آیت وآخرین منھم بھی حضرت احمد کی جماعت کو مثیل صحابہ ثابت کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام الوصیت میں فرماتے ہیں کہ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میرے بعد دوسری قدرت کے مظاہر ہونگے جو بعض اور وجود ہونگے۔ یہ وجود ایک دو نہیں کئی ہونگے اسی رنگ اور نقش قدم پر ہونگے جس طرح حضرت موسیٰ عؑ کے بعد خلفاء موسویہ ہوئے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء محمدیہ ہوئے۔ گویا اسی قدرت ثانیہ کا ایک سلسلہ ہوگا۔ جو دو چار افراد تک محدود نہ ہوگا بلکہ دائمی ہوگا اور تا قیامت چلے گا۔

خاکسار:۔ قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

پیرس ۱۸ مئی۔ جرمن حملہ کے پیش نظر حکومت نے دارالسلطنت کو فوجی علاقہ قرار دے کر اس کا انتظام فوج کے حوالہ کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۸ مئی۔ برطانوی براڈ کاسٹنگ ہاؤس پر آج صبح سے فوجی پہرہ لگا دیا گیا

شملہ ۱۸ مئی۔ وائسرائے ہند نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ سرکاری مالیہ یا کسی لوکل اتھارٹی کی بقایا رقوم ادا نہ کرنے کا پراپیگنڈا کرنا جرم قرار دے دیا ہے۔ ایک افسر مقرر کیا گیا ہے۔ جو جس جہاز کو چاہے روک سکتا ہے۔

لنڈن ۱۸ مئی۔ ہوائی حملہ کے خطرہ کے پیش نظر سکولوں کے سولہ ہزار بچوں کو سپیشل ٹرینوں میں محفوظ مقامات پر پہنچایا جا رہا ہے۔

پیرس ۱۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے نازیوں نے جنرل فرینکو کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے جرمنی کا ساتھ نہ دیا تو اس کا حشر بھی وہی ہوگی۔ جو ڈنمارک کا ہوا۔ سپین میں بہت سے نازی جاسوس پہنچ چکے ہیں

پیرس ۱۸ مئی۔ فرانسیسی گورنمنٹ نے اسلحہ سازی کے کارخانوں میں روزانہ کام کا وقت بارہ گھنٹے کر دیا ہے۔ اتوار کی بھی چھٹی بند ہے۔

لنڈن ۱۸ مئی۔ جرمن ریڈیو کے بیان کے مطابق جرمنی کا خفیہ ہتھیار ایک ایسا آلہ ہے۔ کہ جس سے ایسی شعاعیں نکلتی ہیں کہ جس پر وہ پڑیں وہ فاتر العقل ہو جاتا ہے۔ لنڈن ریڈیو پر کہا گیا ہے کہ اگر جرمنی کے پاس کوئی ایسا حربہ تھا۔ تو اسے لیج اور نامور کے قلعوں پر کیوں استعمال نہیں کیا گیا

پیرس ۱۸ مئی۔ فرنچ گورنمنٹ میں کچھ تبدیلی کی گئی ہے۔ وزارت جنگ کا کنٹرول بھی وزیر اعظم کے سپرد کیا گیا ہے ۸۴ سالہ بوڑھے جرنیل مارشل پیٹان کو جو گذشتہ جنگ میں فرنچ افواج کے کمانڈر انچیف تھے۔ نائب وزیر اعظم بنا دیا گیا ہے

برلن ۱۸ مئی۔ جرمن ریڈیو نے فوجیوں کے نام پیغام ارسال کیا ہے۔ کہ قربانیوں سے نہ ڈریں۔ ہٹلر کو ان سے بہت امیدیں ہیں۔

پیرس ۱۸ مئی۔ جنرل گیملین نے اپنی فوجوں کے نام یہ پیغام ارسال کیا ہے کہ آگے بڑھو یا لڑتے ہوئے مر جاؤ۔

لنڈن ۱۸ مئی۔ ڈیوک آف ڈیون شائر کو نائب وزیر ہند مقرر کیا گیا ہے آج وزیر ہند نے تقریر کی۔ جس میں ہندوستان کے لئے سیلف گورنمنٹ کا حق تسلیم کیا۔

پیرس ۱۸ مئی۔ کل کی خبر تھی۔ کہ جرمن فوجیں پیرس سے ستر میل کے فاصلہ پر پہنچ گئی ہیں۔

ایک فرانسیسی اعلان مظہر ہے کہ جرمن مورچوں پر اتحادی طیاروں نے کل رات بہت سے بم گرائے۔ دشمن نے برطانوی مورچوں پر شدید حملہ کیا۔ مگر برطانوی افواج مقابلہ پر ڈٹی رہیں۔ نقصان اٹھانے کے باوجود جرمن فوجیں آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ فرانسیسیوں کو کمک برابر پہنچ رہی ہے۔ اور وہ بھی جوابی حملے کر رہے ہیں۔ جرمن اس جنگ میں آگ برسانے والے ٹینک استعمال کر رہے ہیں

ایک فرانسیسی اعلان میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس وقت ہم آزادی کی بھاری لڑائی لڑ رہے ہیں۔ گو حالات سخت نازک ہیں۔ مگر گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں فرانسیسی ہائی کمانڈ حالات کو پورا پورا قابو پانے کی کوشش میں ہے

جرمن فوجیں آج پہلی رفتار سے آگے نہیں بڑھ سکیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سخت حملہ کے بعد وہ پیٹرول اور بارود کے نئے ذخیرہ کی انتظار میں ہیں۔ تیز ٹینکوں کو صاف کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ بلجیم اور ہالینڈ کے جو لوگ بھاگ کر دوسرے ممالک میں جا رہے ہیں۔ جرمن طیارے ان پر بھی بمباری کرتے ہیں۔ کل آسٹنڈ کی بندرگاہ پر بہت سے ایسے لوگ جمع تھے۔ کہ ایک جرمن طیارہ نے ان پر دو بم گرائے۔ اور مشین گن سے بھی گولیاں چلائیں۔ اس طیارہ کو بھی نیچے گرا لیا گیا۔

نیویارک ۱۹ مئی۔ نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ جرمن کی کامیابی سے روس کو صدمہ بھی ہو رہا ہے۔ اور اچنبھا بھی۔ اگر اتحادی اس کی پیش قدمی کو روکنے میں کامیاب ہو گئے۔ تو روس ان کے ساتھ مل جائے گا۔ اسے خطرہ ہے کہ اگر یورپ میں جرمنی کا بول بالا ہو گیا۔ تو وہ بھی اس کے رحم پر ہو گا۔

دہلی ۱۹ مئی۔ وائسرائے ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنگ کے زمانہ کے لئے سرکاری دعوتیں بند کر دی جائیں۔ آپ نے کہا ہے کہ جب کہ ہماری فوجیں اور قوم نازک حالات میں سے گزر رہی ہے ایسی دعوتیں مناسب نہیں ہیں۔ صرف شملہ دہلی اور کلکتہ کی دعوتیں جاری رہیں گی۔ باقی سب بند کر دی جائیں گی۔ وہ خود بھی سرکاری دعوتوں کا خرچ گھٹا دیں گے۔

دہلی ۱۹ مئی۔ کانگرسی لیڈر ڈاکٹر کاٹجو نے جو کانگرسی حکومت میں یوپی کے وزیر انصاف تھے۔ ایک بیان میں کہا ہے کہ ہندوستانی نازیوں کے طریقوں سے نفرت کرتے ہیں۔ ڈکٹیٹروں کی پالیسی یعنی جس کی لاٹھی اس کی بھینس نہایت خطرناک ہے۔ جسے ہندوستانی برداشت نہیں کر سکتے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ ہندوستان میں جلد سمجھوتہ ہو جائے۔ تا ہمارا ملک اتحادیوں کی پوری پوری مدد کر سکے۔

کلکتہ ۱۹ مئی۔ مسٹر فاروقی نے جو بنگال کے وزیر رہ چکے ہیں۔ ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ لڑائی کے اختتام تک صوبجاتی خود مختاری کی سکیم پر عمل نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس پر اخراجات بہت ہوتے ہیں۔ اور اس طرح جو روپیہ بچے وہ ملک کے بچاؤ پر لگایا جائے ہندوستان میں جمہوریت کا رواج برطانیہ کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ برطانیہ کی مدد کریں۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ فرانس اور بلجیم کی لڑائی کی کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ شمالی فرانس میں سیڈان کے علاقہ میں جرمنی نے جو شدید حملہ کیا تھا۔ وہ تا حال جاری ہے۔ دشمن نہایت ہی شدت سے حملے کر رہا ہے اور اس کوشش میں ہے کہ فرانسیسی مورچوں میں گھس آئے۔ اور وہ مغرب کی طرف بڑھنا چاہتا ہے۔ مگر پوری مزاحمت کی جا رہی ہے۔ فرانسیسی فوجوں نے ایک گاؤں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے

روم ۱۹ مئی۔ ریکاڈنٹ کیا تو کے اخبار نے لکھا ہے۔ کہ جرمنی کے پاس پٹرول کی کمی ہے۔ چونکہ وہ بہت سے ہوائی جہاز اور ٹینک کام میں لا رہا ہے۔ اس لئے خرچ بھی زیادہ ہو رہا ہے انگریزی ہوائی جہاز اس کے تیل کے ذخائر پر بالخصوص شدید حملے کرتے ہیں۔ چنانچہ بہت سے تباہ کر چکے ہیں۔ اور بہت سوں کو نقصان پہنچا چکے ہیں۔

بونس آئرز ۱۹ مئی۔ یہاں سے پچاس میل کے فاصلہ پر ایک خفیہ ریڈیو سٹیشن کا پتہ لگا ہے۔ جسے ایک جرمن چلاتا تھا۔ اس کے علاوہ ایک اور بھی ہے جس کا پتہ لگانے کی افسر انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ پولینڈ کے وزیر اعظم نے اپنے اہل ملک کے نام ایک اعلان کیا ہے کہ گو لڑائی بہت شدت سے ہو رہی ہے۔ مگر ابھی کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یہ لڑائی ابھی کئی پہلو بدلے گی۔ لیکن انجامکار فتح اسی کی ہوگی۔ جس کے پاس اخلاقی طاقت اور زیادہ سامان ہوگا۔ اور یہ دونوں چیزیں برطانیہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس ہیں۔

پیرس ۱۹ مئی۔ کل کی لڑائی میں جرمن پہلی رفتار سے آگے نہیں بڑھ سکے ہو سکتا ہے۔ انہوں نے عارضی طور پر ایسا نہ کیا ہو۔ اس لڑائی میں جرمن فوجیں ۷۰ ٹن کے ٹینک استعمال کر رہی ہیں۔ فرانسیسی توپیں ایک سو گز سے ان پر گولے پھینک سکتی ہیں۔ اور نہایت کامیابی سے ان حملوں کو روک رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس لڑائی میں تین ہزار جرمن ٹینک کام کر رہے ہیں۔

منسوخی وصایا کا اعلان

حسب ذیل وصایا بوجہ چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایا ہونے کے منسوخ کی گئی ہیں۔

(۱) میاں نانک صاحب سکھواں وصیت ۴۸۶
(۲) منشی غلام رسول صاحب تلونڈی جھنگلاں ۳۷۰
(۳) بابو محمد سعید صاحب ارشد رنگ ۴۰۲۷
(۴) بابو محمد اعظم صاحب سرائے نورنگ ۳۱۵۷
(۵) میاں عبدالعزیز صاحب مغل لاہور ۵۰۲۳
(۶) منشی نیاز احمد خانصاحب شاہجہانپور وصیت ۱۷۱
(۷) سید اسداللہ شاہ صاحب لدھیانہ ۳۳
(۸) منشی عبدالوحید خانصاحب سنوری ۳۳۳۹
(۹) مستری محمد عبداللہ صاحب سیدوالا ۳۳۸۳
(۱۰) حکیم سردار خان صاحب سارچور ۵۸۵

سیکرٹری مجلس مقبرہ قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر ۔ 214/5/10.A کوڈ ورڈ "ALIAS" نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے میکینکل ورکشاپس کے لئے نرم لکڑی (دیودار) کی خرید کی غرض سے بر بنائے یک روپیہ ٹنڈر مطلوب ہیں۔ لکڑی کی فوری ضرورت ہے۔ ٹنڈر جنرل مینیجر کے دفتر میں ۲۴ جون ۱۹۴۰ء بروز سوموار ۲ بجے بعد دوپہر سے قبل پہنچ جانے چاہئیں۔ ٹنڈر کنٹرولر آف سٹورز لاہور کے دفتر میں اگلے کام کے دن گیارہ بجے کھولے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم کنٹرولر آف سٹورز کے دفتر میں ۲۴ جون کو اور مابعد دیکھے جا سکتے ہیں اور حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر کی قیمت فروخت پانچ روپیہ ہے۔ باہر کے لوگوں کے لئے پوسٹیج اور پیکنگ کے آٹھ آنہ زائد ہوں گے۔

پیارے دی ہٹی (رجسٹرڈ) قادیان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں

"سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان کاروباری لحاظ سے نہایت دیانتدار ثابت ہوئے ہیں"

الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ کا الہام خالص چاندی کی انگوٹھی میں لکھا ہوا ہم سے خرید فرمائیں۔ نیز ہر قسم کے زیورات تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر آنے پر حسب منشا تیار کئے جاتے ہیں۔

سلور جوبلی میڈل جن کی سفارش جلسہ سالانہ پر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی تھی۔ ۲ آنے فی میڈل کے حساب سے طلب کریں۔

سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان پنجاب

اعلان

برادران:- السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ خاکسار نے محلہ دارالرحمت میں ایک سکونتی مکان جولائی ۱۹۳۹ء میں بنایا تھا۔ مگر اب کسی خاص وجہ سے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس واسطے مکان فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ مکان کے دونوں طرف ۲۰ فٹ کا بازار ہے۔ ایک بازار شرق سے مغرب کی طرف دوسرا شمال جنوب کی طرف مکان بڑے موقعہ پر ہے اور وسیع ہے۔ یعنی کنال زمین ہے اور مکان قریباً دو ہزار کا ہے۔ مگر میں اصل لاگت پر دیدوں گا میری عدم موجودگی میں بھائی بولا دوکاندار محلہ دارالرحمت سے دریافت کر لیں۔

حکیم فیض علی از کپی کوٹلی ضلع گوجرانوالہ حال قادیان محلہ دارالرحمت مکان متصل استانی صفیہ بیگم

قادیان میں نہایت باموقع قطعات اراضی قابل فروخت ہیں!

۲۵ اپریل ۱۹۴۰ء سے ۲۵ مئی ۱۹۴۰ء تک کے خریداروں کو خاص رعایت

احمدیہ فروٹ فارم کے طرف شمال نہایت باموقع قطعات اراضی جس کی قیمت ۳۰ فٹ کی سڑک پر عہ۲۷ اور ۲۰ فٹ کی سڑک پر عہ۲۵ فی مرلہ تھی۔ اب خاص ضرورت کے ماتحت پانچروپیہ (صہ) فی مرلہ کی رعایت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ۳۰ فٹ کی سڑک پر عہ۲۲ اور ۲۰ فٹ کی سڑک پر عہ۲۰ مرلہ ہوگی۔ جو اصحاب اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں جلد سے جلد درخواست ارسال فرمائیں۔ اور اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔

یہ رقبہ سٹیشن کے قریب اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بھی قریب ہے۔ چند ایک قطعات اراضی محلہ دارالسعت میں بھی قابل فروخت ہیں۔ خریدار اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

خاکسار چوہدری حاکم دین دوکاندار قادیان